بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۲۹

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — یُؤتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۰ فتح ۱۳۴۵ہش — ۲۶ شعبان ۱۳۸۶ھ — ۱۰ دسمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۸۷

اخبارِ احمدیہ

ــ ربوہ ۹ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"کل خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر رہی۔ درد میں بھی کچھ فرق ہے۔ عام طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ پہلے سے اچھی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

جیسا کہ احباب کو علم ہے بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا اظفر احمد صاحب آجکل ڈھاکہ کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ ۱۲ دسمبر کو آپ کا اپریشن ہونا ہے۔ احباب جماعت ان ایام میں خاص درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے اپریشن کامیاب ہو۔ اور مولیٰ کریم ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

وقف جدید

وقف جدید انجمن احمدیہ خدا کی مخلوق کی بھلائی کے لئے بڑا کام کر رہی ہے۔ آپ اسے زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کے لئے ادارہ کی مالی اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے بطور یاد دہانی پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات صرف ہفتہ، اتوار، بدھ اور جمعرات کو ہوتی ہے اور وقت صبح نو بجے کا مقرر ہے۔ احباب مقررہ وقت سے چند منٹ قبل اپنے نام لکھا دیا کریں۔

بعض احباب بیرونجات سے ایسے دنوں میں ملاقات کی غرض سے ربوہ تشریف لے آتے ہیں جن میں ملاقات نہیں ہوتی اور پھر اصرار کرتے ہیں کہ ملاقات کا موقعہ ضرور دیا جائے اس لئے احباب سے گزارش ہے کہ ملاقات کی غرض سے مقررہ دنوں میں تشریف لائیں یا پھر خاص مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے دنوں کے لئے آنے سے قبل منظوری حاصل کریں۔ باہر کی مستورات کے لئے ملاقات کا دن اتوار مقرر ہے۔ ربوہ کی مستورات کے لئے جمعرات کا دن اور وقت ملاقات ۹ بجے دن۔ عورتوں کی ملاقات لجنہ کے انتظام کے ماتحت ہوتی ہے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعہ نہیں ہوتی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثالث)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ترین ارشاد

رمضان المبارک میں واقفین عارضی کیلئے زیادہ ثواب کا موقعہ ہے

احباب جماعت کی توجہ کیلئے ضروری اپیل

آج خاکسار محض زیارت اور عیادت کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں چند منٹ کے لئے حاضر ہوا حضور بستر میں ہی تھے طبیعت بشاش تھی۔ حضور کی صحت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے مگر ابھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔

حضور نے وقفِ عارضی کے واقفین کے متعلق دریافت فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بابرکت سلسلہ جاری ہے۔ مگر رمضان المبارک کے خیال سے بعض دوست ذرا ہچکچاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا

نہیں رمضان میں تو زیادہ وفود جانے چاہئیں تا کہ تعلیم قرآن کا کام زیادہ زور اور رغبت سے سرانجام دیا جاسکے۔ ان دنوں تو زیادہ ثواب کا موقعہ ہے۔"

میں نے عرض کیا کہ غالباً سحری وغیرہ کے انتظام میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسی صورتوں میں واقفین پیسے دیکر احباب جماعت سے انتظام کروا سکتے ہیں۔ پھر اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ ابھی تک بہت سے دوستوں نے اس بات کی اہمیت اور حکمت کو پوری طرح نہیں سمجھا کہ میں اس بات پر کیوں زور دیتا ہوں کہ ہمارے واقفین خود کھانا تیار کریں اس میں بہت سے فوائد ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کل کو کیسے حالات پیش آسکتے ہیں اس لئے واقفین اور جماعتوں کو اس کی پابندی کرنی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد اور خواہش کے پیش نظر احباب جماعت سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں وقف عارضی میں اپنے نام بھجوائیں تا انہیں جماعتوں میں جا کر تربیت اور قرآن پاک کی تعلیم کا غیر معمولی ثواب حاصل ہو سکے۔ رمضان المبارک اس میں روک نہیں بلکہ ممد و معاون ہے جو دوست کسی جماعت میں دو ہفتے کیلئے بھیجے جائینگے وہ وہاں مقیم کے حکم میں ہوں گے۔ اور رمضان المبارک کے روزے بھی رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ نیکیوں کے بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین

۸ دسمبر ۱۹۶۶ء ابوالعطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۶ء

موجودہ عیسائیت اور اخلاقی اقدار

برلن میں پچھلے دنوں Evangelism پر عیسائی عالمی کانگرس میں تقریر کرتے ہوئے کراچی کے اینگلیکن بشپ ڈاکٹر چندو رائے نے فرمایا ہے کہ

"مغربی عیسائیت کی بد اخلاقی اور نفس پرستی ایشیا میں عیسائی مسیحی منادی کے راستہ میں روک بنے ہوئے ہیں۔ ایشیا میں عیسائی منادی کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ پاک زندگی کے لئے عیسائیت کی دعوت کو نیا مفہوم دیا جائے۔ ایشیا میں مغربی عیسائیت کا تصور فحاشی کی زندگی کا ہے۔ جس میں جنسی تعلقات اب کوئی تقدس نہیں رکھتے"

یہ تقریر ۱۱/۶۶ برلن میں ہوئی۔ یہ ایک مشرقی ذہن کی پیداوار ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ مغربی لوگوں نے اس کو سنکر ادنیٰ کہہ کر نظر انداز کر دیا ہوگا۔ کراچی کے ان بشپ صاحب کو علم ہی نہیں کہ مغرب میں عیسائی زندگی کا تقدس عروج و ارتقاء کی کتنی منازل طے کر چکا ہے۔ ان کی معلومات کے اضافہ کے لئے ہم ذیل میں ایک خبر پیش کرتے ہیں:۔

"آج مغرب کے عیسائی ممالک میں جس وسیع پیمانے پر بے حیائی اور بدکاری پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کی وجہ سے معاشرہ میں جس ہمالیائی انداز میں دن بدن فساد بڑھتا اور پھیلتا جا رہا ہے۔ اس کا تذکرہ وہاں کے اخبارات میں اکثر ہوتا رہتا ہے۔ اس اخلاقی بے راہ روی کے سدباب کے طریقوں پر غور کرنے کے لئے کلیساؤں کی برطانوی کونسل (دی برٹش کونسل آف چرچز) نے آج سے دو سال قبل تیرہ نامی گرامی پادریوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی تھی۔ اس کمیٹی کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ وہ اخلاقی بے راہ روی کے اسباب و عوامل اور اس کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لے کر عیسائی ضابطۂ اخلاق کی روشنی میں اصلاح احوال کی تجاویز مرتب کرے۔ کمیٹی نے دو سال کے غور و خوض کے بعد ۷۶ صفحات پر مشتمل جو رپورٹ کونسل کو پیش کی ہے۔ وہ اکتوبر ۱۹۶۶ء کے تیسرے ہفتے میں ایک علیحدہ پمفلٹ کی صورت میں شائع ہو کر منظر عام پر آچکی ہے۔ رپورٹ کے مارکیٹ میں آنے کی دیر تھی کہ اس کے طبع اول کی چار ہزار کاپیاں ایک ہی دن میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں۔ بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر چند دنوں کے اندر اندر اس کے چار ایڈیشن شائع کرنے پڑے اور وہ بھی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئے۔ یہ رپورٹ برطانوی کلیسا کی طرف سے شائع ہونے والی ایک عجیب و غریب دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے کہ اس میں بڑھتی ہوئی بے حیائی اور بدکاری کے سدباب کی تجاویز پیش کرنے کی بجائے اس بدکاری اور بے حیائی کو ایک حد تک مذہب کے نام پر گوارا کرنے کی سفارش کی گئی ہے

اس رپورٹ کے متعلق امریکہ کے رسالہ نیوز ویک نے اپنے ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء کے شمارہ میں جو نوٹ شائع کیا ہے۔ اس سے اس رپورٹ کے مندرجات کے ماحصل سے آگاہ ہونے میں کافی مدد ملتی ہے۔ چنانچہ ہم اس نوٹ کے ایک حصہ کا اردو ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں۔ رسالہ مذکور رقمطراز ہے کہ:۔

"کلیسا کی طرف سے شائع ہونے والی مطبوعات میں سے جنسیات پر لکھی جانے والی کتابیں سب سے زیادہ فروخت ہوتی ہیں۔ اس کے ثبوت میں "جنس اور اخلاقیات" کے موضوع پر ۷۶ صفحہ کی اس رپورٹ کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے جو گزشتہ ہفتہ برٹش کونسل آف چرچز کو پیش کی گئی ہے۔ اس کے طبع اول کی پہلی چار ہزار کاپیاں ایک ہی دن میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں۔ بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لئے پمفلٹ مذکور کے یکے بعد دیگرے چار ایڈیشن شائع کرنے پڑے۔ لنڈن کے اخبارات نے اس رپورٹ کی خبر کو صفحہ اول پر جلی عنوانات کے ساتھ شائع کیا۔ سنڈے ٹیلی گراف نے عنوان جمایا۔ "اہل کلیسا نے جنسی بے راہ روی کی مذمت کرنے سے انکار کر دیا" اور نیوز آف دی ورلڈ نے اس خبر کو اس عنوان کے تحت شائع کیا۔ "صدمہ پہنچانے والی رپورٹ"۔

رپورٹ کی جس بات نے نیک اور بد دونوں قسم کے لوگوں میں یکساں طور پر ہلچل مچا دی وہ یہ ہے کہ رپورٹ میں ہر نوع کی بدکاری کو خواہ غیر شادی شدہ یا شادی شدہ اس کے مرتکب ہوں حتمی طور پر گناہ قرار دینے اور اس کی کھلی کھلی مذمت کرنے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ برخلاف اس کے تیرہ پادریوں ڈاکٹروں اور ماہرین تعلیم پر مشتمل کمیٹی نے اس پمفلٹ میں (موسیٰ کے دس احکام کے تعلق میں) "تو نہ کر" کے واضح اور معین الفاظ کو ترک کر کے "بہتر ہے کہ تو نہ کر" کے نرم اور مبہم الفاظ کو ترجیح دی ہے۔ کمیٹی کے ممبروں نے انتباہ کے رنگ میں کہا یہ ہے کہ عصمت کے متعلق کوئی قانون اصول یا ہدایت ان گونا گوں اور پیچیدہ حالتوں پر حاوی نہیں ہو سکتی۔ جس میں بسا اوقات مرد اور عورتیں اپنے آپ کو پاتے ہیں۔

عوام کے جنسی کردار سے متعلق دوسرے امور کے بارہ میں کمیٹی نے کسی قدر واضح اور حتمی موقف اختیار کیا ہے اور وہ یہ کہ اس نے اسقاط حمل سے متعلق زیادہ نرم قوانین نافذ کرنے پر زور دیا ہے۔ اور اس بات کی بھی حمایت کی ہے کہ غیر شادی شدہ لوگوں کو مشورہ کی حد تک برتھ کنٹرول کے طریقوں سے آگاہ کیا جائے۔ کمیٹی نے MUSTURBATION. کے بارہ میں بھی روادارانہ نظریہ اختیار کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اعصابی کھچاؤ دور کرنے والے دوسرے سکون بخش ذرائع کی عدم موجودگی میں اگر اسے اختیار کیا جائے تو اس سے کسی کو کیا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو سکتا ہے۔"

(نیوز ویک ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء ص ۴۸)

(باقی دیکھیں ص پر)

ماہِ رمضان

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ سنگاپور

اے دوستو عزیزو رمضان آرہا ہے
اک ماہ کے لئے یہ مہمان آرہا ہے

یعنی خدا کا لطف و احسان آرہا ہے
مومن کے درد و دکھ کا درمان ہو رہا ہے

دن جس کے ہیں مبارک اور بامراد راتیں
وہ حرزِ جانِ اہلِ ایمان آرہا ہے

مولا نے خود فضائل جس کے بیاں کئے ہیں
نازل ہوا تھا جس میں قرآن آرہا ہے

کھل جائیں گے دریچے پھر رحمتوں کے جس میں
وہ شہرِ اتقا و عرفان آرہا ہے

پھر ہمکلام ہوں گے اپنے خدا سے مومن
پھر بخشش و عطا کا سامان آرہا ہے

بیتے ہوئے لمحوں کی یاد

(محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بنت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

سات اور آٹھ نومبر ۶۵ء کی درمیانی شب کتنی تاریک تھی جبکہ ہمارے نہایت ہی پیارے اور محبوب سیدنا ابا جانؓ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہے تھے۔ کتنی بے بسی کا عالم تھا۔ ہم تمام بہن بھائی اور عزیز و اقارب اس محبوب ہستی کے پلنگ کے ارد گرد نہایت بے بسی اور بے چینی کے عالم میں اپنے حقیقی مولیٰ کے حضور تڑپ تڑپ کر دعائیں کر رہے تھے کہ اے خدا تو ہمارے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ قیمتی وجود کو ہم سے جدا نہ کر۔ لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ کیونکہ وہ اس کا بھی پیارا تھا اور بہت ہی پیارا اس لئے اب یہ اس کا اٹل فیصلہ تھا۔ آخر ہم سب کو اپنے آسمانی آقا کے سامنے سر جھکانا ہی پڑا۔ اور آخر وہ وقت آ گیا جب میرے دل و جان سے پیارے میرے محبوب، میرے پیارے ابا جان ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ کیا ہو گیا۔ ہم اس غم کو کیسے برداشت کریں گے۔ دماغ ماؤف ہو کر رہ گئے۔ کئی ماہ تو اسی طرح گزرے کہ دماغ میں کوئی بات آتی ہی نہ تھی خواہش ہوتی تھی کہ بیتے دنوں کی یادیں کچھ لکھوں اور اس سراپا شفقت و محبت کی زندگی کی کچھ جھلکیاں آپ کو بھی دکھاؤں جس نے ہمیں ماں سے بھی بڑھ کر پیار دیا۔ جس نے ساری زندگی اسلام کی خدمت میں دن رات منہمک رہنے کے باوجود ہماری چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھا اور ہماری تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آج بھی جبکہ دل قابو میں نہیں آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہے کچھ باتیں لکھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ واقعات تو اتنے ہیں کہ ان پر کئی ضخیم کتابیں لکھی جا سکتی ہیں لیکن اپنے آپ میں ہمت نہیں پاتی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو انشاء اللہ آہستہ آہستہ کچھ نہ کچھ قارئین کی نذر کرتی رہوں گی۔ میں بہت چھوٹی سی تھی جب میری امی فوت ہو گئیں لیکن سیدنا ابا جانؓ نے ہم سے ایسی محبت کی کہ کبھی ماں کی محبت سے محرومی کا احساس تک نہ ہونے دیا۔ ہمارے لئے باپ بھی وہی تھے اور ماں بھی وہی۔ آپ چھوٹی چھوٹی معمولی معمولی باتوں کا اس قدر خیال رکھتے جس کا تصور کرنا ناممکن ہے۔

مجھے آج تک یاد ہے کہ کئی بار ایسا ہوا کہ سیدنا ابا جانؓ نے دیکھا کہ ہمارے بال کچھ الجھے ہوئے ہیں تو اپنے ہاتھ سے ہماری کنگھی کی۔ ہمارے کپڑوں کا خیال رکھتے۔ ہماری غذا اور دواؤں کا پورا اہتمام اپنی نگرانی میں کرواتے تھے۔ تقریباً ہر روز ہی آ کر پوچھتے تھے کہ بچیوں نے دودھ پیا ہے یا نہیں۔ اگر کبھی اس میں غفلت ہو جاتی تو اپنے ہاتھ سے دودھ پلاتے۔ اسی طرح تعلیم و تربیت کی پوری نگرانی فرماتے اور وقت سفر و حضر میں بھی ہمیں اپنے ساتھ رکھتے اور باوجود اس کے کہ آپ کے جماعتی کام اس قدر بڑھے ہوئے تھے اور آپ اتنے عدیم الفرصت تھے کہ آپ کے لئے بچوں کی طرف توجہ دینا بظاہر ناممکن تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی پہلے سے دی ہوئی بشارتوں کے مطابق آپ میں غیر معمولی صلاحیتیں اور عام انسانوں سے بڑھ کر کام کرنے کی طاقت پائی جاتی تھی۔ اس لئے آپ جماعتی کاموں کے ساتھ ساتھ اپنی بیویوں اور بچوں کا بھی پورا پورا خیال رکھتے تھے۔

مجھے اپنے بچپن کے ایک واقعہ کو یاد کر کے اب بھی ہنسی آ جاتی ہے۔ میں سمجھا کرتی تھی کہ شاید ابا جانؓ کو نیند آتی ہی نہیں کیونکہ رات کو میں نے جب بھی دیکھا ابا جان کو دینی کاموں میں مصروف دیکھا اور اسی طرح تمام دن بھی آپ مصروف ہی رہتے تھے۔ ایک دن میں نے سوچا اور دل میں تہیہ کیا کہ آج میں تمام رات جاگوں گی اور دیکھوں گی کہ ابا جان کس وقت سوتے ہیں۔ میں تقریباً دو، اڑھائی بجے رات تک انتہائی کوشش سے جاگتی رہی اور اس وقت تک ابا جان لگاتار اپنے کام میں مشغول تھے۔ آخر میں تو تھک کر سو گئی اور کئی دن تک دن رات سو سو کر اپنی نیند کی کمی کو پورا کرتی رہی۔ لیکن سیدنا ابا جانؓ پر میں نے کبھی تکان کا اثر نہ دیکھا۔ وہ مرد مجاہد اور خدا تعالیٰ کا عاشق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دی ہوئی تعلیم کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے شبانہ روز کوشاں رہا۔

میں کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ میں تو آپ کی گھریلو زندگی اور آپ کی شفقت و محبت کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالنا چاہتی تھی۔

سیدنا ابا جانؓ کو اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے بے حد محبت تھی۔ آپ اپنے ہر عزیز اور رشتہ دار کا خیال فرماتے لیکن سب سے بڑھ کر آپ حضرت اماں جانؓ سے محبت کرتے تھے۔ جب سفر سے واپس آتے سب سے پہلے حضرت اماں جانؓ کے پاس جاتے۔ مجھے یاد ہے کہ اگر کبھی راستہ میں کوئی بیوی، بچہ یا کوئی اور عزیز مل جاتا تو آپ یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ آپ نے گویا اسے دیکھا ہی نہیں گزر جاتے اور سیدھے حضرت اماں جانؓ کے کمرے میں پہنچ جاتے اس کے بعد کسی اور سے ملتے۔ ہر روز شام کو حضرت اماں جانؓ کے پاس جا کر بیٹھتے۔ حالات دریافت فرماتے اور بسا اوقات رات کا کھانا بھی حضرت اماں جانؓ کے ساتھ ہی تناول فرماتے۔ سفر میں بھی حضرت اماں جانؓ کو اکثر اپنے ساتھ رکھتے۔ اور بیویوں اور بچوں کو یہ ہدایت ہوتی کہ حضرت اماں جانؓ کا خاص خیال رکھنا۔ اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

اسی طرح اپنے بہن بھائیوں سے بھی بہت شفقت و محبت کا سلوک تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہم لوگ اپنے چچا اور پھوپھیوں کا اسی طرح احترام کرتے رہے جس طرح ماں باپ کا۔

ویسے تو ابا جانؓ کو اپنی اولاد سے بہت پیار تھا لیکن جن بچوں کی مائیں فوت ہو جائیں ان سے غیر معمولی شفقت و محبت کا سلوک فرماتے۔ اور کبھی ان کو ماں کی کمی کا احساس نہ ہونے دیتے۔

ایک دفعہ ہم منالی پہاڑ پر گئے ہوئے تھے کہ سیدنا ابا جانؓ نے "تبت پاس" (TIBET PASS) جانے کا پروگرام بنایا۔ ہم بچوں کو معلوم ہو گیا کہ اس پروگرام میں بچے شامل نہیں ہیں۔ میں ابا جانؓ سے بہت بے تکلف تھی۔ اسی وقت دوڑتی ہوئی گئی اور کہا کہ ہمیں بھی ساتھ لے کر جائیں۔ ابا جانؓ سمجھانے لگے کہ وہ راستہ بہت خطرناک ہے اور بچوں کا جانا ناممکن ہے۔ لیکن میں نے ضد شروع کر دی اور اس قدر اصرار کیا کہ ابا جانؓ نے اپنا سفر بھی ملتوی کر دیا۔ اس پر تمام گھر والے میرے پیچھے پڑ گئے اور کہنے لگے کہ اس نے ہماری سیر خراب کی ہے۔ میری طبیعت پر اس کا بہت اثر ہوا اور میں اداس ہو گئی۔ مجھے اداس دیکھ کر سب کو کہا کہ میری بچی کو کیوں اداس کر دیا ہے۔ میں تو خود اس کے بغیر جانا نہیں چاہتا۔ یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلے گئے اور چند لمحوں بعد یہ شعر پڑھتے ہوئے آئے ؎

تبسم لب پہ ہے ہر دل حشر ناشناس محبت ہے
نہ ظاہر تجھ کو دے دھوکہ یہ لڑائی بیش قیمت ہے

اور بار بار مجھے گلے سے لگا کر یہ شعر پڑھتے۔ اس وقت میری خوشی کی انتہا نہ تھی۔

اسی طرح آپ اپنی اولاد کی اولاد سے بھی بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔ میری بچی عزیزہ امۃ البصیر سے بے حد محبت کرتے تھے بچپن میں کبھی اس کو روتا دیکھتے تو اپنی گود میں لے کر کافی دیر تک کندھے سے لگا کر ٹہلتے اور عربی کے دعائیہ اشعار پڑھ پڑھ کر اس کو چپ کراتے۔

عزیزہ امۃ المنور ایک دفعہ سندھ میں بہت بیمار ہو گئی۔ ڈبل نمونیا تھا اور بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ میں نے سیدنا ابا جانؓ کو دعا کے لئے تار دیا۔ ابا جان کا جواب آیا۔ نوشی اچھی ہو جائے گی۔ لمبی عمر پائے گی جب آپ کا تار ملا تو نوشی کی طبیعت بہت بہتر تھی اور وہ چند دن ہی میں بالکل تندرست ہو گئی۔ ڈاکٹر حیران تھے۔ اور کہتے تھے کہ اس کی صحت ایک معجزہ ہے۔ اسی عرصہ میں مجھے ابا جان کا ایک خط ملا کہ جس دن تمہارا تار ملا اس سے دو روز قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ نوشی کافی بڑی عمر کی ہے اور نہایت صحت مند ہے۔ اور ابا حضور، ابا حضور کہتی ہوئی آ کر مجھ سے لپٹ گئی ہے۔ جب تمہارا تار ملا تو میں سمجھ گیا کہ خواب اس کی شفا پانے اور لمبی عمر پانے کے متعلق ہے۔

اسی طرح جب دہلی میں "مصلح موعود" کا جلسہ ہوا اور دشمنان احمدیت نے جلسہ میں گڑبڑ ڈالنے اور حضرت مصلح موعودؓ

پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت میرے میاں کو بھی ان کے پتھراؤ کے نتیجہ میں سر پر بہت شدید چوٹ آئی کہ دہلی کے تمام بڑے بڑے ڈاکٹروں نے کہدیا کہ ان کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ اس وقت بھی مَیں نے سیدنا ابّا جان رضؓ کو نہایت کرب اور بے چینی کی حالت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ میری بچی امۃ البصیر کو کندھے سے لگا کر ٹہل رہے تھے اور اللہ تعالےٰ سے دعا کر رہے تھے۔ اسی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے میرے میاں کو معجزانہ طور پر شفا دی۔ ہندو اور عیسائی ڈاکٹر بھی یہ کہنے پر مجبور تھے کہ یہ حضرت اقدس کی دعاؤں کے نتیجہ میں معجزانہ طور پر شفایاب ہوئے ہیں۔

آپ بعض دفعہ بچوں کا نام رکھتے ہوئے اس چیز کو بھی ملحوظ فرماتے تھے کہ ان کے بزرگوں کے نام پر رکھا جائے تاکہ ان کی یاد تازہ رہے۔ اسی لحاظ سے میری چھوٹی بچی کا نام بھی میری امّی کے نام پر امۃ الحی رکھا۔ جب بھی امۃ الحی آپ کے سامنے جاتی آپ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔ اور مسکراتے ہوئے فرماتے تم تو اپنی نانی ہونا۔ وہ بہت خوش ہوتی اور آ کر سب کو بتاتی کہ ابّا حضور مجھے اس لئے زیادہ پیار کرتے ہیں کہ میرا نام امۃ الحی ہے۔

آپ کی ہمیشہ یہ تمنا رہی کہ آپ کی اولاد در اولاد خدمتِ اسلام کے لئے وقف ہو۔ میرا بچہ عزیزم ظہیر جب بھی اپنے ابّا حضور کے پاس جاتا آپ اکثر اس سے یہ سوال کرتے۔ میاں تم بڑے ہو کر کیا بنو گے؟ اور پھر خود ہی فرماتے میرا بیٹا تو مبلّغ بنے گا۔ اور خدمتِ اسلام کرے گا۔ ایک دفعہ اسی طرح ظہیر سے پوچھا کہ تم بڑے ہو کر کیا بنو گے اس نے کہا مَیں ڈاکٹر بنوں گا۔ کہنے لگے اپنے بڑے ماموں جان جیسے ڈاکٹر بننا۔ ڈاکٹر بھی اور مبلّغ بھی۔ خدمتِ خلق بھی کرنا اور خدمتِ اسلام بھی۔

آپ کو اپنی اولاد کی تربیت کا بھی بے حد خیال رہتا تھا۔ ۱۹۵۶ء کا واقعہ ہے کہ سیدنا ابّا جان رضؓ نے مجھے مری سے خط لکھا کہ تم لوگ بھی میرے پاس مری آجاؤ۔ مَیں میاں اور بچے جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے۔ پروفیسر صاحب (میرے خسر) کہاں ہیں۔ مَیں نے عرض کیا ربوہ میں۔ آپکا چہرہ متغیر ہو گیا اور آپ مجھ پر بہت ناراض ہوئے کہ تم ان کو چھوڑ کر کیوں آئی ہو۔ میرا مقصد یہ تو نہیں تھا کہ تم تمہارے میاں اور بچے تو آجائیں لیکن تمہارے خسر وہاں تنہا رہیں۔ پھر میاں سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ تم ربوہ واپس جاؤ اور اپنے والد کو لے کر آؤ۔ میاں حکم کی تعمیل میں ربوہ واپس آئے اور اپنے والد صاحب کو لے کر جب مری پہنچے تو ابّا جان رضؓ بہت خوش ہوئے۔ اُسی وقت ان سے ملے اور فرمانے لگے یہ بچے بھی عجیب ہیں آپ کو تنہا چھوڑ کر آگئے حالانکہ مَیں نے تو آپ کو بھی بلایا تھا۔ پھر ہمارے تقریباً دو ماہ کے قیام کے دوران سیدنا ابّا جان رضؓ نے ہر طرح سے ان کا خیال رکھا۔ کھانے پر بیٹھتے ہی پوچھتے کہ پروفیسر صاحب کا کھانا گیا ہے یا نہیں۔ اور دن میں کئی بار مجھے ان کا خیال رکھنے کی تاکید فرماتے۔

اسی طرح سیدنا ابّا جان رضؓ نے میرے خسر مرحوم کی بیماری کے آخری ایام میں ان کا بے حد خیال رکھا۔ کئی دفعہ خود تشریف لائے اور متعدد ڈاکٹروں کو بھی اپنے سامنے بٹھا کر علاج کے متعلق مشورے فرماتے رہے۔

ابّا جان رضؓ اپنے دامادوں سے بھی اپنے بچوں کی طرح محبت کرتے تھے۔ ایک دفعہ مَیں ابّا جان رضؓ کے ساتھ کراچی گئی میاں ساتھ نہیں تھے۔ ہم چاندنی رات میں کلفٹن کی سیر کے لئے گئے۔ سمندر کے کنارے سب چاندنی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ سیدنا ابّا جان رضؓ ٹہلتے ہوئے ہمارے قریب آئے۔ ان کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے فرمانے لگے ؎

احمدِ تیرے بغیر یہ سیرِ آبِ شور
جیسے کہ چاندنی کا ہو کھیت پیشِ کور

آپ کے دل میں اپنی جماعت کے ہر فرد کے لئے محبت تھی۔ آپ ہر کسی کی تکلیف سے بے چین ہو جاتے اور شب و روز اپنی جماعت کی بلکہ تمام نوعِ انسان کی بہبودی اور خیر خواہی میں مصروف رہتے۔

میرے محبوب آقا ہر پہلو سے ایک مکمل انسان تھے۔ آپ کے زیرِ سایہ بیسیوں کُنبے پرورش پاتے رہے جن میں بیوہ عورتیں اور یتیم بچے بھی شامل تھے۔ آپ ان کے نازک سے نازک جذبات کا بھی خیال فرماتے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال فرماتے۔ اپنے بچوں کی طرح بلکہ مَیں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گی کہ اپنے بچوں سے بھی زیادہ ان سے حسنِ سلوک فرماتے گھر میں جو لوگ کام کاج کے لئے رکھے جاتے ان کے متعلق ہمیں تاکیدی حکم تھا کہ ان کے لئے نوکر کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔ اسی طرح ہمارے گھر میں سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا تیار ہوتا۔ کام کرنے والوں اور بچوں کے کھانے میں کوئی تمیز نہ ہوتی۔ جو آپ کھاتے وہی ان کو کھلایا جاتا۔

آپ کو ہمسایہ کے حقوق کا بھی خاص خیال رہتا تھا۔ کھانے پر بیٹھتے ہی فرماتے کہ اپنے ہمسایہ کو بھی اس کھانے میں سے بھجوا دو۔

مضمون لمبا ہو گیا ہے اور واقعات ایک ایک کر کے ذہن میں آتے چلے جا رہے ہیں۔ حضور کے احسانوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں اور نہ ہی میرے اس مختصر سے مضمون میں ان کا تحریر کرنا ممکن ہے۔

اب عشقِ الٰہی کا ایک واقعہ لکھنے کے بعد مَیں اپنا مضمون ختم کرتی ہوں۔ غالباً ۱۹۴۰ء کا واقعہ ہے کہ سیدنا ابّا جان رضؓ اور جماعت کے بہت سے احباب نے حضور کے وصال کے متعلق خواب دیکھے جس پر حضور نے جماعت کے نام ایک وصیّت لکھی۔ جماعت کو جو محبت اپنے آقا سے تھی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس وقت جماعت کا ہر بچہ۔ بوڑھا اور جوان اللہ تعالےٰ کے حضور سجدہ ریز تھا اور لوگ روزے رکھ کر اور تہجد کی نمازیں میں اپنے محبوب آقا کی درازئ عمر کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ جو اپنے بندوں کی گریہ وزاری سے تقدیروں کو ٹالنے والا ہے۔ اس نے جماعت کی دعاؤں کو سُنا اور قبول فرمایا اور جس طرح اس نے خوابوں کے ذریعہ آپ کے وصال کی خبر دی تھی اسی طرح درازئ عمر کی خوشخبری بھی اپنے پیاروں کو دیدی۔ سیدنا ابّا جان رضؓ نے بھی شاید کوئی خواب دیکھا کہ آپکی عمر بڑھا دی گئی ہے۔ وہ نظارہ آج بھی میرے سامنے ہے۔ جب سیدنا ابّا جان رضؓ مغرب کی نماز کے بعد کھانا کھانے کے لئے تشریف لائے۔ چوکی پر دسترخوان لگا ہوا تھا اور حضور تخت پر گاؤ تکیہ کے سہارے خاموش اور بہت ہی اداس لیٹے تھے۔ کئی بار آپا جان (سیدہ امّ طاہر) نے کہا کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ کافی دیر کے بعد آپ ایکدم اٹھے اور دسترخوان کے قریب بیٹھ کر بڑے درد سے یہ شعر پڑھنے لگے ؎

ہم دونوں میں حائل تھی جو دیوارِ گراں وہ گر نہ سکی
قسمت میں جدائی لکھی تھی مَیں جا نہ سکا وہ آ نہ سکے

آپا جان نے کہا آج آپ اتنے اداس کیوں ہیں؟ کیا بات ہے؟ اور یہ شعر آپ نے کیوں پڑھا۔ فرمانے لگے مَیں تو سمجھا تھا کہ بس جلد ہی اب اپنے خدا سے جا ملوں گا لیکن تم لوگوں نے مجھے جانے نہ دیا۔

یہ جذبات خدا سے محبت کرنے والے اس سے عشق رکھنے والے، اس کے ہر حکم پر چلنے والے، اس کے نام کو بلند کرنے والے اس کی توحید کا پرچم دنیا کے کونے کونے میں گاڑ دینے والے اور اس کی محبت میں دن رات سرشار رہنے والے بندے کے سوا کسی اَور کے لئے ممکن نہیں کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ وہ ہمیشہ اس کی رضا کی راہوں پر چلا۔ اس نے اس کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کیا اور کروایا۔ اللہ اس سے خوش ہے۔ اور وہ اللہ سے۔ جب وہ اسکے حضور حاضر ہوگا تو وہ فوراً ہی اسے اپنی آغوشِ محبت میں لے لیگا +

نتیجہ امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

ہر سال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال الاحمدیہ کا امتحان لیا جاتا ہے جس میں اوّل و دوم آنے والے اطفال کو ایک سال کے لئے دس دس روپے ماہوار کے وظائف دئے جاتے ہیں۔ امسال مندرجہ ذیل اطفال اوّل و دوم آئے ہیں:۔

شیخ طاہر احمد ربوہ	نمبر حاصل کردہ $\frac{230}{300}$	اوّل
عبدالحمید صاحب کراچی	" " $\frac{217\frac{1}{2}}{300}$	دوم

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم رئیس التبلیغ انڈونیشیا کے چھوٹے فرزند لطف المنان صاحب بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں اور میڈیکل وارڈ گنگارام ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں احباب جماعت ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

منیر الدین بابر۔ دارالرحمت وسطی ربوہ

بچوں کے چندہ وقفِ جدید کی ادائیگی کی رفتار ابھی سست ہے اسے تیز کیجئے

مہتمم اطفال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ربوہ میں ایک عظیم جامع مسجد کا سنگِ بنیاد

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو جامع مسجد ربوہ کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری تعمیر کمیٹی نے جو رپورٹ پڑھ کر سنائی تھی وہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

سیدنا ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و اخوانِ کرام
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کا ذکر بلند کرنے اور اس کی تحمید و تقدیس اور عبادت کے لئے احباب کو ایک عظیم مسجد کی تعمیر کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس عنایت پر جس قدر بھی شکر بجا لایا جائے کم ہے۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مقدس بستی کی تعمیر کا آغاز ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار فرمایا تھا کہ اس مرکز توحید سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی صدا بلند ہو گی۔ اور آسمانی حکومت دنیا کے ہر خطہ میں قائم ہو گی اور اس کے جاہ و جلال اور اس کی شوکت و عظمت کا غلبہ ہو گا۔ آپ نے اس وادی غیر ذی زرع کو آباد کرتے ہوئے اس توقع کا بھی اظہار فرمایا تھا کہ یہاں کی ہر عمارت، ہر ادارہ اور ہر گھر دینی مقاصد کو مقدم کرنے والا ہو گا۔ اور اس غرض کو پورا کرنے والا ہو گا۔ جس کے لئے مسیح پاکؑ کی بعثت ہوئی تھی۔ یہی اس مقدس بستی کے آباد کئے جانے کا مقصد وحید تھا۔

الحمدللہ کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مبارک دعاؤں کے طفیل ربوہ کی آبادی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ربوہ کی آبادی کے اضافہ کے پیش نظر ہر محلہ میں مسجدیں موجود ہیں۔ اس وقت ربوہ میں ۲۷ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ مسجد مبارک جامع مسجد کی ضرورت کو ایک حد تک پورا کرتی رہی ہے۔ مگر چند سالوں سے یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ ربوہ کی بڑھتی ہوئی آبادی جمعہ، عیدین اور دیگر جماعتی تقریبات کے موقع پر جمع ہونے والے نمازیوں کے لئے ناکافی ہے۔ اس احساس کے باعث ربوہ کی مقامی جماعت کی تجویز پر ۱۹۶۴ء کی مجلس مشاورت نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سفارش کی کہ "ربوہ میں جامع مسجد کی تعمیر کی اجازت مرحمت فرمائی جائے اور ۶۵-۱۹۶۴ء میں ایک لاکھ روپیہ مشروط طور پر مد رکھا جائے"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جامع مسجد کی تعمیر کے لئے منظوری مرحمت فرمائی اور صدر انجمن احمدیہ نے بذریعہ ریزولیوشن حضور کے ارشاد کی تعمیل نظارت اصلاح و ارشاد کے سپرد فرمائی۔ نظارت اصلاح و ارشاد نے اس ہدایت کی تعمیل میں اخبار الفضل میں "جامع مسجد ربوہ" کے عنوان سے احباب جماعت کے نام ۷ جولائی ۱۹۶۴ء کو پہلی مرتبہ اپیل شائع کی جس میں احباب کو جامع مسجد ربوہ کے لئے چندہ کی رقوم بھجوانے کی درخواست کی۔ ۱۲ جولائی کو پھر الفضل میں یہ اپیل شائع ہوئی۔ ۱۴ جولائی کو دفتر اصلاح و ارشاد میں محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ (اس وقت حضور ہی تھے) کی طرف سے بذریعہ فون پیغام پہنچا کہ الفضل میں جامع مسجد کے لئے چندہ کی اپیل چھپوانی روک دی جائے۔ مطلوبہ رقم کا انتظام ہو گیا ہے۔ چند دنوں تک نظارت کو تحریری اطلاع آ جائے گی۔ چنانچہ الفضل میں چندہ کی اپیل شائع کرنا بند کر دی گئی۔

مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۶۴ء کو صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ریزولیوشن $\frac{25-4}{18-8-64}$ نظارت اصلاح و ارشاد میں اطلاع دی کہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک دوست نے جامع مسجد کے لئے مطلوبہ رقم ایک لاکھ روپیہ کی پیشکش کی ہے اور حضور نے ان کی خواہش کو منظور فرما لیا ہے۔ اس پر مسجد کی تعمیر اور نقشہ تیار کروانے کے متعلق صدر انجمن احمدیہ نے ایک کمیٹی تعمیر جامع مسجد کے نام سے مقرر فرمائی۔ جس میں ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کنوینر اور محترم ناظر صاحب بیت المال آمد۔ محترم ناظر صاحب امور عامہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو کمیٹی کے ممبر مقرر فرمایا۔

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ چونکہ ان دنوں دو ماہ کے لئے کوئٹہ تشریف لے گئے تھے۔ خاکسار ان کی قائمقامی میں کمیٹی کے اجلاس بلاتا رہا۔ کام باقاعدہ شروع ہو جانے پر کمیٹی کی درخواست پر صدر انجمن احمدیہ نے خاکسار کو سیکرٹری مقرر کیا اور محترم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال آمد اور خاکسار کو مشترکہ طور پر جامع مسجد کی امانت OPERATE کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جامع مسجد کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کمیٹی نے پندرہ اجلاس منعقد کئے۔ ان اجلاسوں میں کمیٹی کی خصوصی دعوت پر محترم قاضی محمد رفیق صاحب۔ محترم شیخ عبد الحق صاحب۔ محترم میاں عبد الغنی صاحب رشدی۔ محترم سردار بشیر احمد صاحب۔ محترم مرزا مقصود احمد صاحب اور محترم چوہدری عبد القادر صاحب وقتاً فوقتاً شامل ہوتے رہے۔

تعمیر کمیٹی نے ۲۲ جون ۱۹۶۵ء کو مختلف تجاویز اور نقشوں پر غور کرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ میں اپنی رپورٹ مع سفارشات و نقشہ پیش کی۔ جس پر محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ (جو اس وقت حضور ہی تھے) نے ۱۸ جولائی ۱۹۶۵ء کو مزید مشورہ اور غور کے لئے انجینئرز کی میٹنگ بلائی۔ اخراجات کو کم کرنے اور افادیت کے نقطہ نگاہ سے بعض تبدیلیاں ضروری سمجھی گئیں۔ ترمیم شدہ سفارشات صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائی گئیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۴ اگست ۱۹۶۵ء میں کمیٹی کو اجازت مرحمت فرمائی کہ انجمن کی منظور شدہ تازہ ہدایات اور ترمیمات کے مطابق نقشہ منظور کروا کے کام شروع کیا جائے۔ کمیٹی نے محترم جناب عبد الغنی صاحب رشدی کو ضروری ہدایات اور تفصیلات سے اطلاع دی اور نقشہ بنانے کے لئے ان سے درخواست کی گئی۔

ستمبر ۱۹۶۵ء میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ جنگ ختم ہونے پر ایک عرصہ تک ملک ہنگامی حالات سے متاثر رہا۔ حالات کے سازگار ہونے پر قبل اسکے کہ تعمیر کا کام شروع کیا جاتا نومبر ۱۹۶۵ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کا المناک سانحہ جماعت کو پیش آیا۔ ان وجوہ اور حالات کی بناء پر جامع مسجد کی تعمیر کا کام التواء میں رہا۔

خلافت ثالثہ کے بابرکت دور کے آغاز پر جونہی حالات نے پلٹا کھایا اور فضا سازگار ہوئی تو اس کام کی طرف پھر توجہ دی گئی حضور کے ارشاد کی تعمیل میں کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اور ایک اجلاس حضور نے قصر خلافت میں بلایا اور فوری طور پر کام شروع کرنے کے لئے ہدایت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ محترم رشدی صاحب کو جزائے خیر دے۔ وہ باوجود روزمرہ کی مصروفیات کے حضور کی تازہ ہدایات کے پیش نظر از سرِ نو نقشوں کے تیار کرنے میں مصروف ہو گئے۔ انہیں حضور کی ہدایات کے مطابق ٹھٹھہ کی مسجد دیکھنے کے لئے بھی بھجوایا گیا۔ کمیٹی نے اس سے قبل انجینئروں کی معیت میں واہ کی مسجد کو بھی دیکھا۔ لاہور کی شاہی مسجد اور دہلی کی جامع مسجد کے نقشوں کو بھی پیش نظر رکھا گیا۔ ایک عظیم اور وسیع مسجد کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ روپیہ کا سابقہ اندازہ بہت کم سمجھا گیا۔ نئے اندازوں کے مطابق جامع مسجد کی تعمیر کے لئے چار لاکھ روپیہ کی ضرورت ہو گی۔

خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ جس مخلص بھائی نے ایک لاکھ روپے کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ جب اس تازہ اطلاع سے انہیں اطلاع دی گئی تو انہوں نے اس ساری رقم کو بخوشی قبول کرتے ہوئے نئے اندازہ کے مطابق ساری مطلوبہ رقم مہیا کر دی حضور اور جملہ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کی اس قربانی کو خاص قبولیت سے نوازے اور اپنی خاص برکتوں سے مالا مال کرے۔ جامع مسجد کے نقشہ کے مطابق مسجد کا ہال ۲۲۰ × ۶۰ = ۱۳۲۰۰ مربع فٹ بغیر ستونوں کے ہو گا۔

۲۔ ہال کے آگے ۲۰ × ۲۲۰ = ۴۴۰۰ مربع فٹ Interfloor برآمدہ اور ۱۵۰ × ۲۲۰ = ۳۳۰۰۰ مربع فٹ کا صحن ہو گا۔ ہال برآمدہ اور صحن میں بالترتیب ۲۳۰۰، ۷۰۰، اور ۵۵۰۰ نمازیوں کے لئے گنجائش ہو گی اسی طرح کل ۸۵۰۰ افراد اس مسجد میں نماز ادا کر سکیں گے۔ مسجد مبارک کے مسقف حصہ کا رقبہ ۱۲۰ × ۳۰ = ۳۶۰۰ ہے اور صحن ۱۲۰ × ۱۰۰ = ۱۲۰۰۰ ہے۔

۳۔ یہ مسجد فریم سٹرکچر یعنی صرف ستونوں پر کھڑی ہو گی بعد میں دیواریں تعمیر کی جائیں گی

۴۔ مشرقی جانب MAIN ENTRANCE کے سامنے ۶۰ × ۴۰ کا کشادہ چبوترہ ہو گا جو جلسہ کے ایام میں سٹیج کے طور پر کام آ سکے گا۔ جلسہ گاہ بیضوی شکل کا رکھا گیا ہے مشرقی جانب گیلری کے لئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ یہ میدان سپورٹس سٹیڈیم کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکے گا۔

۵۔ مسجد کا بڑا مینار جس کا بنانا فی الحال نقشہ میں شامل نہیں۔ صحن کے شمال مشرقی کونہ پر ۱۵۰ فٹ اونچا ہو گا۔ یہ مینار لائلپور سرگودہا روڈ سے آنے والی سڑک شارع روضہ کے عین وسط میں ہو گا اور جرنیلی سڑک سے بخوبی نظر آ سکے گا یہ مینار بعد میں کسی وقت تعمیر ہو گا۔ انشاء اللہ

مسجد کی ELEVATIONS میں مغل فنِ تعمیر کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ مگر ماڈرن آرکیٹیکچر میں لوہے اور کنکریٹ کی وجہ سے جو ترقی ہوئی ہے اس سے بھی پورا پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے

جدید فنِ تعمیر میں شیشہ کو بھی خاص مقام حاصل ہو چکا ہے۔ چنانچہ مینار کا بالائی حصہ پورے کا پورا شیشہ کا ہو گا۔ اور ہشت پہلو ہر سہ گنبدوں میں بھی شیشہ کا استعمال تجویز کیا گیا ہے۔

اس مسجد کی تعمیر کے دوران نگرانی کا اکام حضور کی اجازت سے مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب انجینئر کے سپرد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں اس کام کو انجام دینے کی انہیں توفیق دے۔

خاکسار ممبران کمیٹی تعمیر جامع مسجد مسٹر انجینئر آدکی ٹیکٹ صاحبان کا بھی بے حد ممنون ہے۔ جو قیمتی مشورں اور تجاویز سے تعاون فرماتے رہے۔ اسی طرح دوسرے دوستوں کا بھی جنہوں نے وقتاً فوقتاً مفید اور کارآمد مشورے دیئے۔ خاکسار کمیٹی کی طرف سے جملہ بزرگوں اور احباب کرام کا بھی شکرگذار ہے جو اس بابرکت تقریب میں شریک ہوئے۔

حضور سے اور جملہ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہر طرح سے بابرکت بنائے اور خالص تقویٰ کی بنیاد پر ہی اس کی تعمیر و تکمیل ہو۔ اور جس مخلص بھائی نے اس مسجد کی تعمیر اور آج کی اس تقریب کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری اٹھائی ہے ان کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے اخلاص اور مال میں برکت دے اور انہیں اور ان کے جملہ متعلقین کو دینی اور دنیوی برکتوں سے نوازے آمین۔

سیدنا! آخر میں حضور کی خدمت میں کمیٹی کی طرف سے درخواست کرتا ہوں کہ حضور اپنے دست مبارک سے اس عظیم مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں۔ اور دعا فرمادیں کہ اس مسجد کی تعمیر و تکمیل بخیر و خوبی سر انجام پائے اور یہ مسجد ہر اعتبار سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا مظہر ہو اور اہل ربوہ اور ربوہ کے ماحول کے لئے خصوصاً دینی علمی اور روحانی آماجگاہ ہو۔ آمین

تقسیم حفاظ جماعت احمدیہ برائے تراویح رمضان المبارک

نمبر شمار	نام جماعت	نام حفاظ
۱	مسجد مبارک ۔ ربوہ	حافظ رفیق احمد صاحب گجراتی (مسجد مبارک میں آخری قرآن تراویح ہوا کرے گی)
۲	دارالرحمت غربی ۔ "	حافظ عباس علی صاحب
۳	دارالرحمت وسطی ۔ "	حافظ محمد صدیق صاحب قاری
۴	دارالرحمت شرقی ۔ "	حافظ شفیق احمد صاحب
۵	جماعت احمدیہ ۔ چنیوٹ ربوہ	حافظ علم دین صاحب
۶	قصبہ کھڑی زیریا ۔ ربوہ	حافظ رشید احمد صاحب
۷	جماعت احمدیہ ۔ راولپنڈی	حافظ محمد یعقوب صاحب اسلم
۸	جماعت احمدیہ لاہور	حافظ قاری فتح محمد صاحب
۹	جماعت احمدیہ ۔ سیالکوٹ	حافظ صاحبزادہ محمد طیب صاحب
۱۰	جماعت احمدیہ ملتان شہر	حافظ عبدالمالک صاحب
۱۱	جماعت احمدیہ ۔ لائلپور	قاری حافظ محمد اکرم صاحب حنیف
۱۲	جماعت احمدیہ ۔ سرگودہا	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب
۱۳	جماعت احمدیہ ۔ گھسیٹ پورہ	حافظ غلام محمد صاحب آف ددیام
۱۴	جماعت گنج لاہور	حافظ کرم الٰہی صاحب
۱۵	جماعت احمدیہ اوکاڑہ	حافظ محمد شریف صاحب
۱۶	جماعت احمدیہ بھیرہ	حافظ خان محمد صاحب قاری
۱۷	جماعت احمدیہ کراچی	حافظ فیض محمد صاحب
۱۸	جماعت احمدیہ چک 65/ج	حافظ غلام محمد صاحب
۱۹	جماعت احمدیہ 52 شمالی سرگودہا	حافظ محمد یوسف صاحب معلم
۲۰	جماعت احمدیہ میانی ۔ سرگودہا	حافظ بشیر احمد صاحب
۲۱	جماعت احمدیہ ۔ ننکانہ صاحب	حافظ عبدالرشید صاحب
۲۲	جماعت احمدیہ ۔ گوجرخان	قریشی محمد حنیف صاحب معلم
۲۳	جماعت احمدیہ چونڈہ	سید احمد شاہ صاحب سیالکوٹی معلم
۲۴	جماعت احمدیہ چک 166 مراد	حافظ عبدالرشید صاحب
۲۵	جماعت احمدیہ بہاولنگر	حافظ یقین محمد صاحب
۲۶	جماعت احمدیہ کھاریاں	حافظ طالب حسین صاحب
۲۷	جماعت احمدیہ ۔ شیخوپورہ	حافظ مبارک احمد صاحب
۲۸	جماعت احمدیہ نارنگ	حافظ اللہ یار صاحب

(ناظر اصلاح و ارشاد)

غلام حسن خان صاحب آف کوٹ قیصرانی کا ذکر خیر

مکرم غلام حسن خان صاحب کی وفات ۲۳/۱۱/۶۶ کو ہوئی۔ آپ نہایت نیک فطرت لے کر دنیا میں آئے تھے۔ بچپن سے جبکہ ہوش سنبھالا نماز کے پوری طرح پابند تھے۔ ملازمت کے سلسلہ میں جہاں جہاں رہے۔ مثلاً لاہور، پشاور، ملتان وغیرہ جماعت سے خاص تعلق رکھا اور باجماعت نماز کی پابندی کی۔ زیادہ عرصہ ملتان چھاؤنی میں مقیم رہے۔ اور سیکرٹری مال کا شعبہ ان کے پاس تھا۔ نہایت جانفشانی سے وصولی کی کوشش کرتے تھے اور کئی بار چندہ دینے والے احباب کے پاس پہنچتے۔

اخبار الفضل اور کتب سلسلہ کا مطالعہ ان کا دلپسند مشغلہ تھا۔ قرآن کریم کی تلاوت ان کا شعار تھا۔ سلسلہ کی ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے۔ غریبوں، یتیموں کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتے تھے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ اپنے دوستوں، ملنے والوں وغیرہ میں تبلیغ کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھا اپنے والدین کی جب تک وہ زندہ رہے پوری خدمت کی۔ اور ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھا۔

اپنے دفتری کام کو نہایت تندہی سے پورا کرتے۔ بعض اوقات رات کے نو دس بجے دفتر سے آتے تھے۔ اس محنت شاقہ کا یہ اثر ہوا کہ صحت گر گئی۔ ٹی بی میں مبتلا ہو گئے۔ ابھی دو سال سروس کے باقی تھے پنشن لے کر فارغ ہو گئے۔ دو اڑھائی سال ڈاکٹروں کے زیر علاج رہے۔ اور طبیعت سنبھل بھی گئی لیکن وطن میں آ کر پھر طبیعت گرتی چلی گئی۔ اور آخر ۲۳/۱۱ کو داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے حقیقی آقا کے

حضور دعا ... انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (علی محمد ...)

مختلف جماعتوں میں تربیتی جلسے

ناصر آباد اسٹیٹ

مورخہ ۲۳ نومبر بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر میں ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم نذیر احمد صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد اکبر افضل صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے احباب سے خطاب فرمایا۔ دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(محمود احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

چک 12/1 مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

مورخہ ۱۳/۱۱/۶۶ کو بعد از نماز عشاء زیر صدارت چوہدری منظور احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک 12/1 مراد جلسہ منعقد ہوا۔

(۱) تلاوت قرآن پاک صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے کی۔

(۲) نظم ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق معلم وقف جدید نے پڑھی۔

(۳) صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید

(۴) اور ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق معلم وقف جدید نے تقاریر کیں۔

تقریباً تمام چک کے افراد نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تقاریر کو نہایت غور سے سنا۔

(خاکسار چوہدری غلام رسول ممبر زنانال)

کھاریاں ضلع گجرات

مورخہ ۲۶/۱۱/۶۶ تا ۲۷/۱۱/۶۶ جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات میں جلسہ ہوا۔ اجلاس اول زیر صدارت مکرم نصیر احمد ناصر صاحب ایم اے شاہد مربی اصلاح و ارشاد ۸ بجے تا ۱۰ بجے شب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب شاہد مربی گجرات نصیر احمد صاحب شاہد نے تقاریر کیں۔ بعد دعا یہ اجلاس ختم ہوا دوسرا اجلاس مورخہ ۲۷/۱۱/۶۶ ۱۰ بجے سے لے کر ۱ بجے تک جاری رہا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم عبدالخالق صاحب عطاء الکریم صاحب شاہد، نصیر احمد ناصر ایم اے شاہد اور سلطان محمود صاحب انور شاہد مربی موسیٰ ضلع گجرات نے تقاریر کیں۔ بیرونجات سے بہت سی جماعتوں کے احباب شامل ہوئے مقامی جماعت کی طرف سے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ بیرونجات سے آنے والے احباب کے لئے مقامی جماعت نے طعام و قیام کا انتظام خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء بعد دعا جلسہ ڈیڑھ بجے دوپہر ختم ہوا۔ (نامہ نگار)

"سینما ۔ ایک بدترین لعنت ہے"

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ دیہات کی نگرانی فرمائیں کہ خدام خود بھی سینما بینی سے پرہیز کریں اور اپنے ماحول میں بھی اس برائی کے دور کرنے کے لئے جدوجہد کریں سیدنا حضرت المصلح الموعود نے فرمایا ہے۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے... اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں۔ میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔" (خطبہ جمعہ ۴ دسمبر ۱۹۳۱ء)

مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لیڈر: بقیہ صـ۲

"تیرہ نامی گرامی پادریوں کی یہ رپورٹ جس کا ماحصل "نیوز ویک" کے حوالہ سے ہم نے سطور بالا میں درج کیا ہے اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ مغرب کے عیسائی ممالک میں کلیسا نے بڑھتی ہوئی جنسی بے راہ روی سے عاجز آکر اُس کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور اس نے عیسائیت کی ناقص اور بعض لحاظ سے سراسر ناقابل عمل اخلاقی تعلیم کو ناکارہ محض پاکر اصلاح احوال کی کوئی صورت اختیار کرنے کی بجائے لوگوں کی اخلاق بے راہ روی کو گوارا کرنے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ کسی معاشرہ کی اس سے بڑھ کر بدبختی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس میں مذہبی اقدار کے وہ علمبردار جن پر اخلاقی اصلاح کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ خود ہی عاجز آکر جنسی بے راہ روی اور اخلاقی فساد کو گوارا کرنے پر آمادہ ہو جائیں اور اس کی خاطر ان مذہبی احکام کو جنہیں وہ خدا کی طرف سے نازل شدہ تسلیم کرتے ہیں۔ بدلنے میں بھی کوئی عار محسوس نہ کریں۔"

عیسائیت میں ایسا کیوں ہوا ہے اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ موجودہ عیسائیت کی تعلیمات وہ تعلیمات نہیں ہیں جو سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام نبی اللہ نے دی تھیں بلکہ یہ دراصل روحی بت پرستی ہے جس کو لے کر پولوس نے سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ذمہ لگا دیا ہے۔ اناجیل اربعہ میں ممکن ہے کہ سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تعلیمات کا کچھ بگڑا ہوا مواد موجود ہو لیکن بہت سی باتیں ان میں ایسی موجود ہیں جو کبھی دین الٰہی میں نہیں ہو سکتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پولوس نے سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صریح حکم کے خلاف آپ کی بشارت کو دوسری اقوام تک پہنچانے کے لئے اس کا بالکل حلیہ بدل دیا ہے اور تمام وہ بداخلاقی کی باتیں اس میں شامل کر دیں جو بت پرستی کے سلسلے میں ہر جگہ پائی جاتی رہیں۔

آج کی مغربی تہذیبی عمارت بھی دراصل انہی آثار پر اٹھائی گئی ہے جس کی بنیاد یونانی بے خدا فلسفہ پر رکھی گئی تھی اور جس کو رومیوں نے پروان چڑھایا تھا اس لئے تعجب نہیں ہے کہ مسیحیت کے پردہ میں نرا الحادی عفریت جس میں اخلاقی اقدار کوئی حیثیت نہیں رکھتیں، آج مغربی تہذیب کے رنگ میں ہر سُو اٹھا رہا ہے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اور دیگر اسرائیلی انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات اپنا اخلاقی اثر زائل کر رہی ہیں اس طرح الحادی دیوتا کے چہرے سے دین الٰہی کا غازہ دھل رہا ہے اور وہ عریاں ہو کر دنیا کے سامنے آ رہا ہے۔ چنانچہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اب خدا یا خدا کا بیٹا تو کیا نبی اللہ بھی مغربی تہذیب ماننے کو تیار نہیں بلکہ محض دہریت کا نمائندہ۔ انسانیت کا مظہر اور قربانی کا دیوتا بنانا پسند کرتی ہے۔ ایسی صورت میں اخلاقی اقدار کے احیاء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جس نہج پر مغربی دنیا چل رہی ہے اس کا یہی نتیجہ ہونا تھا۔ اب یہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ازسرنو حضرت عیسٰی علیہ السلام کا وہ چہرہ دنیا کے سامنے رکھیں جس کو قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔

رمضان المبارک نمبر

ماہنامہ الفرقان کا رمضان المبارک نمبر دس تاریخ کو پوسٹ ہو رہا ہے۔ رمضان المبارک کے مسائل سے آگاہی کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ الفرقان کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے صرف اس خاص نمبر کے لئے مع محصول ڈاک ستر پیسے بھیجے جائیں۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ!

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں گے!

افسر خزانہ

(صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج میں ایک ادبی محفل

ربوہ — ۶ دسمبر ۱۹۶۶ء کو ۳ بجے بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو نصیر الحق صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد منور احمد دنیس معتمد بزم اردو نے بزم کے افتتاحی اجلاس کی رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ کالج کے پرنسپل قاضی محمد اسلم ایم اے (کینٹب) نے ڈاکٹر اقبال کے بارے میں اپنے ذاتی تاثرات بڑے مؤثر انداز میں پیش کئے۔ آپ کے خطاب کے بعد ایک محفل شعر و سخن کا انعقاد عمل میں آیا۔ سب سے پہلے کالج کے شعراء محمد سمیع طاہر، نصر اللہ ناصر اور لطیف گجراتی نے اپنا کلام سنایا۔ اس کے بعد قریشی اعجاز الحق صاحب اور حکیم عبد الہادی صاحب نے اپنی غزلیں سنائیں۔ بعدہٗ بزم کے نگران ناصر احمد پرواز صاحب نے اپنا کلام پیش کیا۔ پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے پنجابی کی ایک نظم سنانے کے بعد ایک غزل پیش کی۔ ربوہ کے مقامی شعراء جناب نسیم سیفی، جناب عبد السلام اختر، جناب روشن دین تنویر اور جناب شبیر احمد نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ جس کے بعد بزم اردو کا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(معتمد بزم اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواست ہائے دعا!

۱۔ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کچھ عرصہ سے بعارضہ دل و سوزش معدہ بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (محمد اکرام الحق معرفت پراچہ بیڈ ڈپو کوٹ ادو)

۲۔ میری اہلیہ جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکمل شفا عطا فرمائے۔ (حکیم محمود احمد معلم ۸/۹۱/ ۱۰/۲ محمود آباد ضلع ملتان)

۳۔ خاکسار ایک کیس میں ماخوذ ہے۔ ضمانت پر رہائی اور باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی بیوی ریڑھ کی ہڈی میں درد کی وجہ سے علیل ہے اس کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ظہیر الدین احمد از شیخوپورہ)

۴۔ میری والدہ صاحبہ بہت بیمار ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(اہلیہ محمد حسین۔ گوالمنڈی۔ لاہور)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیں۔ — قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ربوہ کے تعلیم الاسلام کالج میں

سائنس کانفرنس منعقدہ لائلپور کے مقتدر مندوبین کی تشریف آوری

آٹمز فزکس کی تجربہ گاہ، حیاتیات کے میوزیم اور نئے کالج کی زیر تعمیر عمارات کا معائنہ

کانفرنس میں سائنسی موضوعات پر اساتذہ تعلیم الاسلام کالج کے پیش کردہ گرانقدر مقالے

ربوہ — محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی دعوت پر سائنٹفک سوسائٹی آف پاکستان کی آٹھویں سالانہ کانفرنس منعقدہ ۴، ۵، ۶ دسمبر کے مقتدر مندوبین مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب صدر شعبہ طبیعیات کی معیت میں مورخہ ۶ دسمبر کو بعد دوپہر لائلپور سے ربوہ تشریف لائے ان مندوبین میں محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد افضال حسین صاحب قادری سابق صدر سائنٹفک سوسائٹی آف پاکستان و ڈین سائنس فیکلٹی کراچی یونیورسٹی محترم ڈاکٹر منظور احمد صاحب آف کراچی یونیورسٹی اور محترم ڈاکٹر سید اشفاق احمد صاحب آف شعبہ حیاتیات کراچی یونیورسٹی ایسے نامور سائنس دان بھی شامل تھے۔

انہوں نے محترم قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل کالج کی معیت میں کالج کی آٹمز فزکس کی تجربہ گاہ، حیاتیات کا میوزیم نیز ایم ایس سی کے پوسٹ گریجویٹ شعبہ ہائے سائنس کی نئی زیر تعمیر عمارات کا معائنہ فرمایا۔ انہوں نے ان عمارات کا پلان دیکھنے کے علاوہ ان میں سائنسی علوم کی تعلیم کے مجوزہ انتظامات کا بھی جائزہ لیا۔ محترم پروفیسر ڈاکٹر

اس ضمن میں بعض مفید تجاویز بھی پیش فرمائیں۔ آپ نے ہر لحاظ سے مکمل لائبریریاں قائم کرنے کے علاوہ ریڈی ایشن لیبارٹریز اور حیاتیاتی تجربہ گاہ قائم کرنے کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا اعلیٰ سائنسی تعلیم کے سلسلہ میں ان کا قیام ازبس ضروری ہے کراچی میں ابتدائی منصوبہ بندی میں اس قسم کی ریڈی ایشن لیبارٹریز نہیں رکھی گئی تھیں اور اب وہاں

لئے شروع ہی سے ان تجربہ گاہوں کے قیام کی گنجائش رکھ لینی چاہیئے تاکہ بعد میں دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ آپ نے اس امر پر اظہار مسرت فرمایا کہ نئے زیر تعمیر کالج کے نہایت وسیع و عریض احاطہ میں سبزہ اور درختوں کا خاص اہتمام کیا گیا ہے اور تعلیم و تدریس نیز ریسرچ و تحقیق کی مناسبت سے ماحول کو پرسکون اور خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

مندوبین نے تعلیم الاسلام کالج کی اس خدمت کو بھی سراہا کہ اس نے شروع ہی سے اردو کو قومی زبان کی حیثیت سے تعلیم کے میدان میں بھی اس کا جائز مقام دینے کا خاص اہتمام کیا ہے اور اس بارہ میں دوسرے تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں کے لئے قابلِ تقلید مثال قائم کر دکھائی ہے انہوں نے اس بات کو خاص طور پر سراہا کہ یہ کالج گزشتہ اٹھارہ انیس سال سے اپنے جلسہ ہائے تقسیم اسناد کی کارروائی بھی اردو میں نہایت کامیابی سے انجام دیتا چلا آرہا ہے اور اس لحاظ سے اسے پاکستان بھر میں اولیت کا مقام حاصل ہے۔ ربوہ جیسے دورافتادہ مقام میں سائنسی علوم کی تعلیم و تدریس کے انتظام اور اس میں مزید توسیع کے پروگراموں کا جائزہ لینے کے بعد سائنس کانفرنس کے یہ مندوبین کرام شام کو لائلپور واپس تشریف لے گئے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سائنٹفک سوسائٹی آف پاکستان کی آٹھویں سالانہ کانفرنس میں جو مغربی پاکستان زرعی یونیورسٹی لائلپور میں ۴، ۵، ۶ دسمبر کو منعقد ہوئی محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب تعلیم الاسلام کالج کی معیت میں کالج کے بعض اساتذہ کرام نے بھی شرکت کی۔ اور سائنسی موضوعات پر قابل قدر مقالے پیش کرکے تعمیری کردار ادا کیا۔ چنانچہ مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب صدر شعبہ طبیعیات نے "ردعناب کے مخالف مدلیوں کی پیدائش اور بربادی" کے موضوع پر مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے "موجودہ سائنس اور قرآن حکیم" کے موضوع پر اور مکرم سید حبیب الرحمٰن صاحب صدر شعبہ حیاتیات نے "ساقی راس" کے موضوع پر مقالے پیش کئے اور اس طرح پاکستان میں سائنسی علوم کی ترویج اور ترقی میں عملی حصہ لیا۔ اس کانفرنس کا افتتاح محترم ملک خدا بخش صاحب بچہ وزیر خوراک و زراعت حکومت مغربی پاکستان نے فرمایا تھا اس میں ملک کے نامور سائنسدانوں اور ماہرین تعلیم نے شرکت فرما کر سائنسی موضوعات پر اردو میں مقالے پیش کئے اور پاکستان کے زرعی معاشی اور معدنی وسائل کو استعمال کرنے اور انہیں ترقی دینے سے متعلق نہایت اہم مسائل پر روشنی ڈالی۔ اس کانفرنس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس کی جملہ کارروائی اردو ہی میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ کانفرنس میں اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے اور سائنسی علوم بھی اردو ہی میں پڑھانے پر خاص زور دیا گیا۔

مجالس انصار اللہ فوری توجہ فرمائیں

جملہ مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کی توجہ مبذول کرانے کے لئے گزارش ہے کہ ہمارا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے ابھی بعض مجالس نے اپنا بجٹ پورا نہیں کیا۔ اس لئے فوری توجہ فرمائیں۔ اور اپنی مجلس میں کسی رکن کو بقایا دار نہ رہنے دیں۔

جزاکم اللہ خیراً۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید میں ایک ہزار یا اس سے زائد چندہ دینے والے احباب

اضلاع گجرات، گوجرانوالہ اور سرگودھا کے معاونین خاص

تحریک جدید کے مالی جہاد میں جو حضرات ایک ہزار یا اس سے زائد روپیہ کی مالی امداد فرماتے ہیں ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا درج ذیل کئے جاتے ہیں

۱۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ گجرات — ۱۰۰۰/- روپیہ
۲۔ " میاں غلام احمد صاحب مع خاندان امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد — ۱۰۰۰/- "
۳۔ " بابو اقبال احمد صاحب گوجرانوالہ شہر — ۱۰۰۰/- "
۴۔ " چوہدری علی محمد صاحب رسول پور نارڑ ضلع گوجرانوالہ — ۱۰۰۰/- "
۵۔ " ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا شہر — ۱۰۹۳/- "
۶۔ " حاجی شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ مع خاندان سرگودھا شہر — ۱۰۰۰/- "
۷۔ " حاجی محمد اقبال صاحب پراچہ مع خاندان سرگودھا شہر — ۱۶۶۰/- "
۸۔ " کیپٹن بشیر احمد صاحب پراچہ مع خاندان سرگودھا شہر — ۱۰۴۰/- "
۹۔ " چوہدری رشید احمد صاحب صدر جماعت چک ۸۷ شمالی ضلع سرگودھا — ۱۰۰۰/- "

قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور نفوس میں خیر و برکت نازل فرمائے۔ اور دیگر مخیر دوستوں کو بھی توفیق بخشے کہ وہ اشاعت اسلام کے لئے اعلیٰ درجہ کی قربانیاں پیش کریں۔

(وکیل المال اوّل)

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے بھائی قریشی محمد صابر صاحب کراچی میں کار کے حادثے میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب کرام سے التماس ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (قریشی محمد مبشر۔ ربوہ)